عالمگیر کفّارہ کی مختصر تاریخ

مصنف
ڈاکٹر اسٹیفن ای۔ جانز

مترجم
ڈاکٹر فیاض انور

عالمگیر کفارہ کی مختصر تاریخ

مصنف

ڈاکٹر اسٹیفن ای۔ جانز

مترجم

ڈاکٹر فیاض انور

ناشرین: وننگ سولز فار کرائسٹ منسٹریز (رجسٹرڈ)

انتساب

ابتدائی آبائے کلیسیا کے نام

فہرست مضامین

صفحہ

ناشرین۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ وننگ سولز فار کرائسٹ منسٹریز (رجسٹرڈ)

مصنف۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ ڈاکٹر اسٹیفن ای۔ جانز

مترجم۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ ڈاکٹر فیاض انور

معاونین۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ ڈاکٹر زینت ناز، جینیفر فیاض

پروف ریڈنگ۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ پادری محبوب ناز، پادری مالک الماس، پادری ایڈورڈسن

نظر ثانی۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ پروفیسر شاہد صدیق گِل، روبن جان

کمپوزنگ۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ ڈاکٹر فیاض انور

تعداد۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ ایک ہزار

بار۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ اوّل

اکتوبر ۲۰۲۲ء

پتا: مریم صدیقہ ٹاؤن چن دا قلعہ، گوجرانوالہ

رابطہ: 03007499529,03462448983

باب ۱

رومی اور یونانی مسیحیت

ابتدائی کلیسیا کے رہنما تقریباً ہر موضوع پر اپنی اپنی رائے رکھتے تھے۔ تاہم، اُن میں سے زیادہ تر آبائے کلیسیا کم از کم پہلی چار صدیاں عالمگیر کفارہ پر ایمان رکھتے تھے۔ یقیناً اُن کے خیالات اتنی اہمیت نہیں رکھتے جتنا کہ خود کلامِ مقدس، لیکن بہت سی کلیسیاؤں نے اِس عقیدہ پر سوال اُٹھایا اور کہا، ''اگر حقیقت میں یہ تعلیم دُرست ہے تو پھر آج بہت سی کلیسیائیں اِس کے بارے میں کیوں نہیں سکھا رہیں؟'' یہ کتابچہ اُس سوال کا جواب فراہم کرتا ہے۔ یہ ظاہر کرتا ہے کہ کیسے پانچویں صدی کے اوائل میں اِن مسائل پر مذہبی اور سیاسی کشمکش نے اِس تعلیم کو بھی بدنام کر دیا جن میں سے اکثر کا اِس تعلیم سے کوئی تعلق نہیں تھا۔

اپنی عمر کے پہلے تئیس سالوں تک مجھے بھی اندازہ نہیں تھا کہ کھوئے ہوئے لوگوں کے لیے جہنم کی آگ کے علاوہ بھی کوئی نظریہ ہے۔ جب میں نے عالمگیر کفارہ پر بات کرنے والی کتاب کا پہلا صفحہ پڑھا، تو میں نے خوف زدہ ہو کر اگلے آٹھ ماہ اُس کتاب کو ہاتھ تک نہ لگایا۔ لیکن اُسے نہ پڑھ کر میں نے اپنا نقصان کیا۔ اب میں جانتا ہوں کہ عالمگیر کفارہ کا نظریہ بائبلی ہے۔ جب بھی میں نے بائبل مقدس کو پڑھا، میں نے اِس تعلیم کے متعلق متعدد حوالہ جات کو دیکھا۔ میری آنکھیں کھل چکی ہیں اور میں دوبارہ اُن کو بند نہیں کر سکتا۔

جب بھی میں اُن تمام چیزوں کے بارے میں پڑھتا ہوں جو اُس کے قدموں کے نیچے کر دی گئیں، جن کی وضاحت اِن اصطلاحات میں کی گئی ہے، ''خواہ آسمانیوں کا ہو خواہ زمینیوں کا خواہ اُن کا جو زمین کے نیچے ہیں۔'' جب بھی میں اِس حوالے کو پڑھتا ہوں میں چونک جاتا ہوں، ''اور جیسے آدم میں سب مرتے ہیں ویسے ہی مسیح میں سب زندہ کیے جائیں گے۔'' ہر بار جب میں رومیوں پانچویں باب میں آدم اور مسیح کے درمیان موازنے کو پڑھتا تو مجھے بہت تکلیف ہوتی، وہاں بیان کیا گیا ہے کہ ایک آدمی کے وسیلے گناہ دُنیا میں آیا اور گناہ کے سبب سے موت آئی، ویسے ہی ایک آدمی کے سبب سے سب آدمیوں کو راست باز ٹھہرایا گیا۔

آخر کار، ایک شام میں نے دوبارہ اُس کتاب کو پڑھنا شروع کیا۔ میری زندگی بدل گئی، اُس کے بعد اگلے کئی سال میں نے اِس موضوع کی ہر تفصیل کو جانچا، میں نے اِس کے ہر ممکنہ اعتراض کو تلاش کیا اور الٰہی عدالت کے متعلق بائبلی بیانات اور اِس تعلیم میں توازن پایا کہ کیسے آخر کار سب چیزوں کی بحالی کی تعلیم اِس

کے ساتھ میل کھاتی ہے۔

اگر بائبل مقدس عالمگیر کفارہ کی تعلیم کے متعلق وضاحت سے بیان کرتی ہے اور پولس اور یوحنا سب سے زیادہ اِس کے متعلق لکھتے ہیں تو پھر لازماً ابتدائی کلیسیا کے راہنماؤں کی تحریروں میں بھی اِس کا اظہار ہونا چاہیے جنہوں نے آئندہ نسلوں کو اُن کی تعلیمات کے بارے میں سکھایا اور یقیناً ہم ایسا دیکھتے ہیں۔ دراصل ایشیا کی یونانی بولنے والی کلیسیاؤں میں یہ نظریہ بالخصوص غالب تھا جن میں پولس نے منادی کی، اِس کے علاوہ مصر کی اسکندری کلیسیاؤں میں بھی جہاں توما رُسول نے ہندوستان آنے سے پہلے منادی کی۔

پہلی چند دہائیوں میں دُوسری جگہوں کی نسبت روم میں انجیل کی منادی پر زیادہ پابندیاں تھیں۔ اگرچہ بہت سے لوگ یونانی سمجھتے تھے، مگر غالب لوگوں کی زبان لاطینی تھی اور صحیفوں کا لاطینی ترجمہ ہونے میں کافی وقت لگا۔ اِسی طرح رومی اور یونانی لوگوں کی دل چسپاں بھی مختلف تھیں۔ یونانی اپنے تمام کلاسیکی نظریات کے ساتھ پاکیزگی، خوب صورتی اور کاملیت کو ظاہر کرنے کی کوشش کر رہے تھے، وہ ایک کامل اور مثالی شخص کی تلاش میں تھے۔ دُوسری جانب رومیوں کے پاس ایک وسیع سلطنت تھی جس کا نظم و نسق چلانے کے لیے وہ بنیادی طور پر امن و امان کے حصول کے لیے کوشاں تھے۔

اِسی لیے رومی مسیحیوں (لیکٹانٹیس، ٹرٹولین اور آگسٹین) نے یسوع کو بہ طور امن و امان کا بانی پیش کیا۔ اُن کے الٰہی انصاف کے تصور نے رومی خیال کی پیروی کی کہ امن و امان کو برقرار رکھنے اور جرم یا بغاوت کو روکنے کے لیے سزا کو ناقابل برداشت حد تک بڑھانا پڑتا ہے۔ یوں وقت کے ساتھ ساتھ نسبتاً چھوٹے جرائم پر بھی کسی کو پھانسی دی جاسکتی تھی۔ ایسا تب ہوتا ہے جب سزا انصاف پر فوقیت حاصل کر لیتی ہے۔ سزا کی حد درجہ زیادتی کی وجہ سے مجرم بہت جلد رد کر دیا جاتا ہے۔

دُوسری جانب بائبلی شریعت انصاف کے متعلق بات کرتی ہے جو اِس بنیادی اصول پر کاربند ہے کہ سزا کی شدت ہمیشہ جرم کے براہِ راست متناسب ہونی چاہیے۔ مثال کے طور پر اگر آپ سو ڈالر کی چوری کرتے ہیں تو آپ متاثرہ شخص کو دو سو ڈالر ادا کریں گے نہ اِس سے کم نہ زیادہ۔ سزا کا عنصر ہمیشہ انصاف کے قیام کے تابع ہوتا ہے، اور مجرم کو سزا اور انصاف کے ذریعے زیادہ آسانی سے بحال کیا جاسکتا ہے۔

بائبلی شریعت میں اُس وقت تک انصاف نہیں ہوتا جب تک ناانصافی کے شکار تمام متاثرین کو اُن کا معاوضہ ادا نہیں کر دیا جاتا۔ رومی قانون میں ''انصاف'' اُس وقت تک نہیں ہوتا جب تک مجرم کو سزا نہیں

دے دی جاتی تاکہ دُوسرے اِس قسم کے جرم کے مرتکب نہ ہوں۔ اِسی لیے ۲۰۳ء میں ایک مسیحی رومی وکیل ٹرٹولین نہایت سخت انداز میں لکھتا[1] ہے:

''جب میں بہت سے بادشاہوں کو تاریکی کے سب سے نچلے گڑھے میں کراہتے دیکھوں گا میں کتنا خوش ہوں گا، کتنی تعریف کروں گا اور کتنا ہنسوں گا۔ بہت سے منصف جنہوں نے خداوند کے نام کو ستایا، اُن سے بھی تیز شعلوں کی لپیٹ میں ہوں گے جو اُنھوں نے مسیحیوں کے لیے بھڑکائے۔ بہت سے دانش مند فلسفی تند و تیز آگ میں سلگ رہے ہوں گے۔''

اُسی سال (۲۰۳ء) اسکندریہ کا کلیمنٹ تیرہ سال تک اسکندریہ میں کلیسیا کا سربراہ رہنے کے بعد رومی شہنشاہ سیورس (Severus) کے زمانہ میں ایذا رسانی سے اپنی جان بچانے کے لیے بھاگا۔ وہ اپنی کتاب[2] میں لکھتا ہے:

''خُدا انتقام نہیں لیتا، کیوں کہ انتقام برائی کے بدلے برائی کرنا ہے اور خُدا صرف نیکی پر نگاہ رکھا کر سزا دیتا ہے۔''

ایک بار پھر ا۔تیمتھیس ۴:۹۔۱۱ پر تبصرہ کرتے ہوئے، جہاں ہم پڑھتے ہیں کہ ''وہ سب آدمیوں کا خاص کر ایمان داروں کا منجی ہے''، کلیمنٹ اپنی کتاب[3] میں رقم طراز ہے:

''اگر وہ سب کا خُدا اور نجات دہندہ نہیں تو وہ کیسا خُداوند اور نجات دہندہ ہے؟ لیکن وہ اُن کا نجات دہندہ ہے جو اُس پر ایمان لا چکے ہیں، وہ اُن کا خُداوند نہیں جو ایمان نہیں لاتے۔ سب چیزیں کائنات کے خُداوند کی طرف سے کائنات کی نجات کو ظاہر کرنے کے لیے ظاہر کی گئیں، یہ خاص اور عام دونوں کے لیے تھیں۔ لیکن اُس عظیم نگران منصف کے ذریعے ضروری اصلاحات کی گئیں، دونوں حاضرین فرشتوں اور عظیم اور حتمی عدالت کے ذریعے تاکہ گناہ گاروں کو توبہ کی طرف لایا جائے۔''

اِس لمبے بیان کے لیے مجھے معاف کیجیے گا، یہ اُس دن کا ایک نمونہ ہے۔ آج کے دور میں کوئی بھی جملہ جو پندرہ لفظوں سے زیادہ ہے اُسے کالج کی سطح کی تحریر سمجھا جاتا ہے۔ لیکن اُس وقت ایسی تحریریں ایک عام معمول تھا۔ جب ہم پولس کے جملوں پر غور کریں تو وہ بھی اِس طرح طوالت پر مبنی ہیں۔

1.de Spectaculis, pg 30
2.Stromata, VII, pg 26
3.de Spectaculis, pg 30

کلیمنٹ اپنی کتاب[1] میں کچھ یوں لکھتا ہے:

''ہم کہتے ہیں کہ آگ جسموں کو پاک نہیں کرتی بلکہ گناہ گار رُوحوں کو، یہ بھسم کرنے والی آگ نہیں بلکہ مدبّرانہ آگ ہے جیسا ہم اُسے کہتے ہیں، یہ آگ اُن رُوحوں کو چھید دیتی ہے جو اُس میں سے گزرتی ہیں۔''

کلیمنٹ نے اپنی ایک دُوسری کتاب[2] میں لکھا:

''آگ کو بہ طور ایک فائدہ مند اور طاقت ور قوت مانا گیا، جو بُری چیزوں کو ختم کر دیتی ہے اور اچھی چیزوں کو محفوظ کر لیتی ہے؛ اِس لیے انبیا نے آگ کو اچھا کہا۔''

کلیمنٹ نے اچھی آگ کے بارے میں یہ خیال کہاں سے لیا کہ وہ بھسم کرنے کی بجائے پاک کرتی ہے۔ یقیناً اُس نے یہ خیال اپنے اردگرد موجود مصری ثقافت سے یہ نہیں لیا تھا۔ Jaques de Goff's کی کتاب[3] کے مطابق:

''مصری جہنم خاص طور پر متاثر کن اور انتہائی نفیس تھی۔۔۔۔قید و بند اور اسیری نے بہت اہم کردار ادا کیا۔ اِس میں سزائیں بہت خونی تھیں، آگ کے ذریعے سزا بہ کثرت اور خوف ناک تھی۔۔۔۔ جب یہ آگ جہنم کی مقام نگاری میں آئی تو مصری تصور میں اِس کی کوئی حد نہیں تھی۔۔۔۔ تطہیر (پاکیزگی) کے دُوسرے دُنیاوی مراحل کی درمیانی حالتوں کا کوئی وجود نہیں تھا۔''

Jaques de Goff اِسی کتاب[4] میں ہمیں الٰہی عدالت کے بارے میں مصری نظریے اور ابتدائی مسیحیوں کے درمیان تضاد سے بھی آگاہ کرتا ہے:

''عہدِ عتیق سے کلیمنٹ اور اوریگن نے یہ خیال لیا کہ آگ الٰہی وسیلہ ہے، اور عہدِ جدید سے آگ کے بپتسمہ کا تصور اناجیل سے اور موت کے بعد پاکیزگی کا تصور پولس کے خطوط لیا گیا۔''

آج بہت کم مسیحی اِس بات کو سمجھتے ہیں کہ کلیسیا کا جلتی ہوئی جہنم کا عقیدہ ابتدائی کلیسیا کے تصور سے زیادہ مصری تصور سے قریب تر ہے۔ دراصل مصری ''جہنم اور مقامِ کفّارہ'' دونوں جگہوں پر ابدی اذیت کی تعلیم دیتے تھے جو کہ براہِ راست پہلی چند صدیوں کی کلیسیا کی تعلیم کے برعکس تھی۔ بالآخر، بعدازاں کلیسیا اِس موضوع پر

1.Stromata,VII, pg 6
2.Ecl, Proph, XXV, pg 4
3.The Birth of Purgatory, pg 19, 20
4.The Birth of Purgatory, pg 53

مصری تعلیم سے متفق ہوگئی۔

جب کلیمنٹ ۲۰۳ء میں اسکندریہ سے فرار ہوا، تو اُس کے سب سے ذہین شاگرد اورغین نے اسکندریہ میں بہ طور سربراہِ کلیسیا اُس کی جگہ لی۔ پولس کے بعد، اورغین کلیسیا کا سب سے پہلا عظیم ماہرِ علمِ الٰہیات تھا۔ اُس کی تحریریں اپنے زمانہ کی سب سے زیادہ اثر انگیز تصانیف تھیں۔ اگرچہ وہ عالمگیر کفارہ کے تصور کو شروع کرنے والا نہیں تھا، لیکن اپنی ضخیم تحریرات اور اثر ورسوخ کی وجہ سے وہ آج تک کے سب سے زیادہ مشہور معتقدِ نجاتِ کل ہیں، اِس لیے اکثر عالمگیر کفارہ کو ''اورغین ازم'' کے نام سے جانا جاتا ہے۔

باب ۲

اسکندریہ کا اورغین

اسکندریہ کے اورغین کی عمر اُس وقت صرف سترہ برس تھی جب وہ اسکندریہ کی کلیسیا کا سربراہ بنا۔شہنشاہ سیویرس (Severus) کی ایذا رسانی کا آغاز ۲۰۲ء میں ہوا، جس کی وجہ سے کلیمنٹ انطاکیہ کو بھاگ گیا اور اورغین کے باپ کو قید کر کے آخر کار شہید کر دیا گیا۔اورغین بھی رومی حکمرانوں کے سامنے بے نقاب ہو جاتا اگر اُس کی ماں اُس کے کپڑے نہ چھپا دیتی تا کہ وہ گھر سے باہر نہ جا سکے۔ اِس طرح اُس نے اُس کی زندگی بچالی۔

جب اُس کے باپ کو شہید کر دیا گیا تو اُن کی خاندانی املاک کو حکومت نے ضبط کر لیا، یوں اُن کا خاندان غربت کا شکار ہو گیا۔لیکن اسکندریہ کی ایک امیر عورت اورغین کو اپنے گھر لے گئی اور اُس کی مدد کی تا کہ وہ کلام کی خوش خبری سنا سکے۔لیکن اُس نے اپنی مدد آپ کرنے کا فیصلہ کیا اور جلد ہی ایک سکول کھول لیا۔ غیر مسیحیوں کی ایک بڑی تعداد نے اپنے بچوں کو اُس کے سکول میں بھیجنا شروع کر دیا، اُنھوں نے اورغین سے کہا کہ وہ اُن کے بچوں کو مذہبی تعلیم بھی دے، اِس طرح کچھ ہی وقت میں اُس نے بہت سے لوگوں کو مسیح کے لیے جیت لیا۔اورغین کی صلاحیتوں کو دیکھتے ہوئے اسکندریہ کے بشپ ڈیمیٹریس (Demetrius) نے اُسے اٹھارہ سال کی عمر میں اپنے بائبل کالج میں الٰہیاتی تدریس کے سکول میں بہ طور سربراہ مقرر کر دیا۔

اورغین نے اپنی ذمہ داریوں کو بہت سنجیدگی سے سرانجام دیا۔اُس نے اپنی گزر بسر کے لیے بہت تھوڑی تنخواہ لینے پر اصرار کیا۔ وہ بہت کم کھاتا اور رات دیر تک مطالعہ کرتا۔اُن دنوں راہبانہ ریاضت کو بہت اہمیت دی جاتی تھی اِس لیے وہ جلد ہی اپنی پارسائی کی وجہ سے بہت مشہور ہو گیا۔ یقیناً، وہ نہ صرف ایک راسخ الاعتقاد بلکہ نہایت پُرجوش مسیحی تھا، ہم اُس کے لیے ایک لفظ ''مسیح کے لیے جنونی'' بھی استعمال کر سکتے ہیں۔

اُس کے شاگرد اُس کی دلیری سے بہت متاثر ہوئے، اور اُن میں سے بہت سے لوگ رومی حکومت کے ہاتھوں شہید ہوئے۔اورغین اُس جگہ گیا جہاں اُس کے شاگردوں کو شہید کیا جا رہا تھا تا کہ وہ اُن کے ایمان کی حوصلہ افزائی کرے۔ مسیح کے لیے اُس کا جوش اُسے اِس حد تک لے گیا کہ اُس نے متی ۱۹:۱۲ میں بیان کیے گئے یسوع کے الفاظ کو ظاہراً اپنے لیے استعمال کرتے ہوئے اپنے آپ کو مخنث کر لیا۔ پہلے پہل بشپ نے اُس کی تعریف کی، لیکن بعد ازاں اُس کے اِس عمل کی مذمت کی اور اِسے ناجائز قرار دیا۔

۲۱۳ء میں اورغین مختصر عرصہ کے لیے روم گیا، اور پھر کچھ بدو قبائل کی دعوت پر عرب چلا گیا جنہوں نے اُس سے مسیحی تعلیم سیکھنے کی درخواست کی تھی۔ ۲۱۶ء میں وہ واپس اسکندریہ آیا، اُس وقت رومی شہنشاہ نے بہت سے لوگوں کا قتل عام کرایا، کیوں کہ کچھ لوگوں نے اُس کی تضحیک کی تھی۔ پھر اورغین فلسطین میں قیصریہ کو چلا گیا اور وہاں کے بشپوں نے اُسے قائل کرلیا کہ وہ علانیہ صحائف کی تشریح کرے۔ تاہم اُنھوں نے رسمی طور پر اُسے مخصوص نہ کیا، یہ بات اسکندریہ کے بشپ ڈیمیٹریس کے لیے ایک مسئلہ بن گئی، جواب اورغین کی قابلیت اور مقبولیت پر رشک کرنے لگا تھا۔

ڈیمیٹریس نے یروشلیم کے بشپ سکندر اور اِسی طرح قیصریہ کے بشپ تھیوکرسٹس (Theocristus) کو لکھا اور شکایت کی کہ وہ ایک غیر مخصوص خادم کو تعلیم دینے کی اجازت دے رہے ہیں۔ اُنھوں نے اُسے واپس لکھا کہ اِس عمل کی منظوری ماضی میں کئی بار دی جا چکی ہے۔ ڈیمیٹریس اِس عمل سے ناخوش تھا اُس نے اورغین کو ایک خط لکھا، اور اُسے فوراً اسکندریہ واپس آنے کا حکم دیا۔ اورغین نے عاجزانہ طور پر اِس حکم کی تعمیل کی اور دوبارہ بہ طور سکول کے سربراہ اپنا کام شروع کردیا۔

پھر پانچ یا چھ سال کے بعد اورغین کو رومی شہنشاہ سکندر کی ماں (میمی/Mammaea) کی طرف سے ایک دعوت نامہ وصول ہوا۔ وہ انطاکیہ میں رہ رہی تھی اور اُس نے اُسے دعوت دی کہ وہ یہاں آکر تعلیم دے، یہاں تک کہ اُس نے اُسے لانے کے لیے ایک فوجی دستہ بھی بھیج دیا۔ ڈیمیٹریس اُس معاملہ میں کچھ بھی نہ کر سکا۔ انطاکیہ کے اپنے قیام کے بعد جیسے ہی اورغین فلسطین سے گزرا وہاں کے بشپوں نے اُسے بہ طور پادری مخصوص کردیا۔

ڈیمیٹریس نے بشپوں کے اِس عمل پر ناراضی کا اظہار کیا، دراصل اُس کا خیال تھا کہ بشپوں نے اُسے نظر انداز کیا ہے۔ اِس وجہ سے اُس نے اورغین کو نااہل قرار دے دیا کہ وہ ''خود ساختہ خوجہ'' ہے۔ اُس نے کہا کہ اُس کی حالت کی بنیاد احبار ۲۱: ۲۰ میں پرانے عہد نامہ کی کہانت پر ہے۔ اِس کا ثبوت یہ ہے کہ تیسری صدی کی کلیسیائی کہانت مسیح کی طرف سے قائم کی گئی اور ملکِ صدق کی کہانت کی بجائے لاوی کہانت کے تقاضوں کی جانب واپس جا رہی تھی۔

اُس وقت تک اورغین بہت سی کتابیں اور تفاسیر لکھ چکا تھا جو یونانی بولنے والی دُنیا میں پھیل چکی تھیں، جس کی وجہ سے وہ اُس وقت کے سب سے مشہور بائبل کے اساتذہ میں شمار ہوتا تھا۔ ڈیمیٹریس نے اورغین

کی عاجزی کے برعکس اُس کی زندگی مشکل تر بنا دی، اِس وجہ سے اُس نے ۲۳۱ء میں فلسطین میں اپنی خدمت سے سبکدوش ہونے کا فیصلہ کیا، جہاں کے بشپوں نے اُس کا پُرتپاک استقبال کیا۔

تاہم، ڈیمیٹر لیس نے اورغین کی مخالفت کے لیے مصر کے تمام بشپوں کو اکٹھا کیا، لیکن بشپوں نے صرف اُسے اُس کے عہدے اور اسکندریہ کے سکول کے تدریسی درجہ سے الگ کیا۔ اِس بات سے ڈیمیٹر لیس اور زیادہ غضب ناک ہوا اور اُس نے ایک اور کونسل (۲۳۲ء) بلائی، جس میں صرف اُن بشپوں کو دعوت دی گئی جو اُس سے متفق تھے یا اُن کے ساتھ ساز باز کی جا سکتی تھی۔ یوں ڈیمیٹر لیس اورغین کو کلیسیا سے خارج کرنے میں کامیاب ہو گیا۔

مشرق میں بشپوں نے اورغین کے خارج کیے جانے کو نظر انداز کیا اور آزادانہ اُس کا خیر مقدم کیا، لیکن مغرب میں خاص طور پر روم میں معاملہ اِس کے بالکل برعکس تھا۔ رومی میلان رکھنے والے انصاف سے زیادہ شریعت میں دل چسپی لے رہے تھے، اُن کے لیے اورغین اب ایک غیر مسیحی باغی تھا۔ اورغین کسی بھی طور پر اپنی تعلیمات کی وجہ سے رد نہیں کیا گیا اور نہ ہی اُن کی وجہ سے اُسے کلیسیا سے خارج کیا گیا، بلکہ اِس کے برعکس ایک جسمانی ذہنیت رکھنے والے بشپ کے غرور کی تسکین کے لیے، وہ فلسطین میں ایک مشہور شخصیت بن گیا اور لوگ ڈیمیٹر لیس سے زیادہ اُس کی عزت کرنے لگے۔

اِس واقعہ کے تھوڑے عرصہ بعد ڈیمیٹر لیس وفات پا گیا، لیکن اب تک بہت نقصان ہو چکا تھا۔ بعد میں آنے والے اسکندریہ کے بشپوں نے خارج کیے جانے کے حکم کا احترام کیا اور اُسے تبدیل کرنے کی کوشش نہ کی۔ دریں اثنا، اورغین نے فلسطین میں اپنی تفسیریں لکھنا جاری رکھا جب تک نیا رومی شہنشاہ میکسیمن (Maximin) (۲۳۵ء) اختیار میں نہ آیا۔ اِس کے برسرِ اقتدار آنے سے کلیسیا پر ایذا رسانی کے ایک نئے دور کا آغاز ہوا، جس کی وجہ سے اورغین روپوش ہو گیا اور بعد میں ایتھنز چلا گیا۔

وہ مختلف بشپوں کی دعوت پر ایک جگہ سے دُوسری جگہ سفر کرتا اور تعلیم دیتا رہا۔ یہاں تک کہ وہ پہلے (پوشیدہ) مسیحی شہنشاہ فلپس سے بھی ملتا رہا، جس نے ۲۴۴ء سے ۲۴۹ء تک حکومت کی۔ فلپس جنگ میں ڈیسئیس (Decius) کے ہاتھوں مارا گیا، جو ۲۵۰ء میں اگلا شہنشاہ مقرر کیا گیا۔ شاید اِسی وجہ سے اورغین کو گرفتار کر لیا گیا اور اُسے تشدد کا نشانہ بنایا گیا اور زندہ جلانے کی دھمکیاں بھی دی گئیں۔ اورغین اپنے عقیدے اور اپنے اصولوں پر سچائی سے کاربند رہا اور اُس نے اپنے ایمان کا انکار نہ کیا۔ جب ۲۵۱ء میں ڈیسئیس مر گیا، تو

اورغین کواذیت دینے والے سپاہیوں نے اُسے فرار ہونے کا موقع فراہم کردیا۔

اورغین دوسال بعد ۲۵۳ء میں ٹائر(Tyre) میں وفات پا گیا۔اگر چہ وہ ابتدائی کلیسیا میں عالمگیر کفارہ کا سب سے مشہور معتقد تھا، لیکن ایسا صرف اِس لیے تھا کیوں کہ وہ اپنے زمانہ کا سب سے قابل اور بااثر مصنف اورعلم الٰہیات کا ماہر تھا۔تاہم، اِس بات پر زور دیا گیا کہ اُس نے یونانی بولنے والے کسی بشپ کو بھی قائل نہ کیا کہ خُدا تمام بنی نوع انسان کو بچائے گا۔اِس عقیدے میں کسی قسم کا مسئلہ نہیں تھا، کیوں کہ سب جانتے تھے کہ یہ دُرست ہے۔اگر اِس کو بدعت سمجھا جاتا تو وہ اُسے رد کر سکتے تھے اور اُسے اِس تعلیم کی بنا پر خارج کر سکتے تھے۔

میں نے یہاں اورغین کی زندگی کے بارے میں کچھ تفصیلات پر روشنی ڈالی، کیوں کہ ڈیڑھ صدی کے بعد ۴۰۰ء میں اورغین ایک بار پھر تنازعات کا مرکز بن گیا جس کی وجہ سے عالمگیر کفارہ کی تعلیمات کو تنقید کا نشانہ بنایا گیا۔اُس کی بتائی گئی تعلیمات سے اُن کا کوئی لینا دینا نہیں تھا، یہ سب اُس کی شخصیت کو متنازعہ بنانے اور بشپوں کے درمیان سیاسی کشمکش کی وجہ سے ہوا۔

لیکن یہ سب چوتھی صدی میں عالمگیر کفارہ کے سنہری دور کے بعد واقع ہوا، جس میں یہ تعلیم گریگوری آف نازیانزن(Gregory of Nazianzen) اور نیاسا کے گریگوری کے ذریعے عروج پر پہنچی۔تیسری صدی میں قیصریہ کا بشپ گریگوری تھومیٹرگس(Thaumaturgus) کی تحریروں کے تعارف میں اپنی کتاب[1] میں لکھتا ہے،

> ''قیصریہ مسلسل مسیحی تعلیمات کا مرکز رہا۔۔۔۔ہم پہلے ہی قیصریہ کی عظیم درس گاہ کے بارے میں جان چکے ہیں؛ یہ کیسے پروان چڑھا اور کیسے پینٹینس سے کلیمنٹ اور کلیمنٹ سے اورغین اور اورغین سے گریگوری پروان چڑھا، خُداوند نے ابتدا سے ہی کلیسیا کو ہر ایک دور میں رُوحانی نسل کے لیے اُستاد مہیا کیے۔یقیناً، خُداوند نے اورغین کو فطری بیٹوں اور بیٹیوں سے زیادہ مقدس نسل دی۔''

1.The Ante-Nicene Fathers,Vol.VI, pg 3

باب ۳

عالمگیریت کا سنہری دور

جب اورغین ۲۳۱ ء میں قیصریہ میں گیا تو وہاں پر پونٹس(Pontus) میں نیوکیزریا(Neocaesarea) کے ایک امیر خاندان کے دو بھائی اُس سے پانچ سال تعلیم حاصل کرنے آئے۔وہ گریگوری (جسے بعد میں تھومیٹرگس ''حیرت انگیز خادم'' کہا گیا) اور اُس کا بھائی ایتھنوڈورس(Athenodorus) تھے۔اورغین نے اُن کے اندر کلامِ مقدس کی گہری محبت پیدا کی،شاید وہ اُن اولین لوگوں میں شامل تھے جنہوں نے اورغین کی تعلیمات کو شمالی صوبہ میں پھیلایا جسے اب ترکی کہتے ہیں۔

گریگوری کی Penegyric on Origen اُن کی جدائی کے وقت لکھی گئی۔Penegyric اُس شان دار تعریفی سخن کو کہتے ہیں جو تہوار یا کسی خاص دن کے لیے لکھا جاتا ہے۔ہوسیع بالو(Hosea Ballou) اپنی کتاب[1] میں لکھتا ہے،

گریگوری، ''اپنے زمانہ کے سب سے نام ور بشپوں میں شمار کیا جاتا تھا۔''

اگرچہ بہت سے لوگ اورغین پر تنقید بھی کرتے تھے لیکن قابلِ ذکر بات یہ ہے کہ اُنھوں نے کبھی بھی عالمگیریت کے متعلق اُس کی تعلیمات سے اختلاف نہیں کیا۔تاہم، جیسے ہی کلیسیائی راہنما اپنے رویوں میں مسیحی کم اور مذہبی دکھاوے میں سخت اور متکبر ہوتے گئے تو اختلافات کے لیے اُن کے جذبات جنون کی حد تک پہنچ گئے۔ اِس بارے میں ہوسیع بالو اپنی کتاب[2] میں لکھتا ہے:

''ایک لفظ میں یہی کہا جا سکتا ہے کہ اختلاف کا جذبہ اتنا شدید تھا کہ بہ مشکل ہی کوئی باوقار شخص ایک چوتھائی یا دُوسرے الزامات سے بچ سکا۔''

بالو اِس نکتہ کو اِسی کتاب[3] میں بیان کرتا ہے:

''تقریباً ڈیڑھ صدی کے طویل عرصہ میں ۔۔۔ایسے کوئی بھی اشارے نہیں ملتے کہ اورغین کے نظریہ عالمگیر کفارہ نے کسی بھی طرح کلیسیا کو ناخوش کیا ہو، باوجودیکہ اُس کی تحریروں کی

1.The Ancient History of Universalism, pg 130
2.The Ancient History of Universalism, pg 133
3.The Ancient History of Universalism, pg 147

سخت جانچ کی گئی اور اُس کے بہت سے نکات پر تنقید کی گئی۔ یہاں تک کہ کچھ لوگ جنہوں نے اُس کی ہتک کی اور اُس کے عقائد کے متعدد نکات پر شدید مذمت کی، اُنھوں نے بھی عالمگیر کفارہ کے متعلق اُس کے نظریات پر خاموشی اختیار کی۔''

ٹائر کا بشپ میتھوڈیس (Methodius) اِس کی ایک عمدہ مثال ہے۔ اورغین کی وفات اُس کے شہر میں ہوئی اور کوئی شک نہیں اُسے وہاں ہی دفن کیا گیا۔ میتھوڈیس نے اورغین کی مُردوں کے جی اُٹھنے کے بارے میں تعلیمات پر تنقید کی کہ مُردے جسمانی بدنوں کے ساتھ نہیں بلکہ رُوحانی طور پر جی اُٹھیں گے۔ اُس نے اورغین کے اِس نظریہ پر بھی تنقید کی کہ ''عین دور'' کی جادوگرنی نے حقیقت میں سموئیل کو اُوپر بلایا۔ اُس نے اورغین کے اِس نظریہ پر بھی تنقید کی کہ ابدیت میں راست باز فرشتوں کی مانند بن جائیں گے اور تمام رُوحیں زمین پر پیدا ہونے سے پہلے ہی ابتدا میں موجود تھیں۔ تاہم، جیسے ہوسیع بالو نے نشاندہی[1] کی۔ ''اورغین کی تعلیمات میں اغلاط کی تلاش میں، عالمگیر کفارہ کے نظریہ کو کسی قسم کی تنقید کا نشانہ نہیں بنایا گیا۔''

پطرس جو بعد میں اسکندریہ کا بشپ بنا اُس نے اورغین کو فرقہ پرست ہونے کا طعنہ دیا، اُس نے ایسا محض اِس لیے کہا کیوں کہ اورغین نے قیصریہ میں ایک جابر اور دُنیاوی سوچ رکھنے والے بشپ کو چھوڑ دیا جہاں اُس سے اچھا سلوک کیا گیا۔

اگرچہ تیسری اور چوتھی صدی میں کلیسیائی راہنماؤں کی اکثریت نے اورغین کو بہت سراہا، اُن میں قیصریہ کا بشپ یوسیبیس (Eusebius) بھی شامل تھا، جو اپنے زمانے کے تمام کلیسیائی راہنماؤں میں سب سے زیادہ پڑھا لکھا تھا۔ کلیسیائی تاریخ پر لکھی جانے والی اُس کی کتاب اعمال کی کتاب کے بعد کلیسیائی تاریخ پر اپنی نوعیت کی سب سے منفرد کتاب ہے جس میں چوتھی صدی تک کلیسیا کی تاریخ رقم ہے۔

چوتھی صدی کے دوران کلیسیا کی کچھ قدآور شخصیات نے بیانگ دُہل تعلیم دی کہ سب لوگ بچ جائیں گے، کچھ عصرِ حاضر میں مسیح پر ایمان لانے سے اور دُوسرے آخرت کی عدالت کے ذریعے۔ ہوسیع بالو لکھتا[2] ہے:

''۔۔۔۔ جہاں تک راسخ الاعتقادی کے معیار کا تعلق ہے، عالمگیر کفارہ کے نظریہ کو کلیسیا میں نہ تو بدعت اور نہ ہی غیر مقبول سمجھا گیا؛ جہاں تک اِس مخصوص نکتہ کا تعلق ہے بعد ازاں مستقبل میں ایک سزا کے نظریہ کی ضرورت پڑی۔''

پس یہ دیکھا جا سکتا ہے کہ اِس موضوع پر میری اپنی تعلیم تیسری اور چوتھی صدی کی طرح راسخ الاعتقاد ہو

1. The ancient history of universalism, pg 150
2. The ancient history of universalism, pg 166

گئی ،اِس میں شک نہیں کہ جس طرح سب کے نکات پر حملے کیے گئے میرے نکات پر بھی حملے کیے گئے۔ اُن دِنوں میں کسی نے بھی نہ سیکھا کہ غیر ایمان داروں کو ''آگ'' کی عدالت کے علاوہ بھی بچا جا سکتا ہے۔

دورِ حاضرہ میں اکثر عالمگیریت کو عدالت یا جواب دہی کے بغیر نجات کے تصور کے طور پر پیش کیا جاتا ہے؛ اِسی وجہ سے میں نے عالمگیریت اور بحالی کے درمیان فرق کیا ہے۔ بحالی پر میری تعلیم کلیسیا کی ابتدائی صدیوں میں سکھائی جانے والی عالمگیریت کے قریب ہے۔ فرق صرف یہ ہے کہ شریعت میں ''سزا'' کی اجازت زیادہ سے زیادہ چالیس کوڑے تھی، جب کہ اُنھوں نے ''آگ'' کو لغوی اصطلاح سے زیادہ تصور کیا۔ تاہم ہم اِس بات پر متفق ہیں کہ ''آگ'' عارضی ہے۔

نوویشن آف روم (Novation of Rome) نے اپنی کتاب[1] میں لکھا کہ:

''۔۔۔۔خداوند کا غیظ وغضب اُن جذبات کی مانند نہیں جیسا یہ انسانوں میں ہوتا ہے، بلکہ یہ الٰہی حکمت کے اعمال ہیں جو مکمل طور پر ہماری تقدیس کرتے ہیں۔''

لاطینی آبائے کلیسیا میں کم از کم ایک شخص ایسا ہے جو یونانی آبائے کلیسیا سے متفق ہوا۔

قسطنطنیہ کے گریگوری نازینزن (۳۲۵۔۳۹۰ عیسوی) نے اپنے قریبی دوست باسل (Basil) کے ساتھ مل کر اورغین کی تحریرات کو مرتب کیا، جسے Philokalia ''خوب صورتی کی محبت'' کہا گیا، گریگوری کو کلیسیا کے چار مشرقی علما میں سے ایک مانا جاتا ہے۔ اُنھوں نے اپنی کتاب[2] میں آگ کی جھیل کے بارے میں لکھا:

''یہ (مرتد) اگر چاہیں تو ہمارے راستے پر چل سکتے ہیں، جو حقیقت میں مسیح ہے، لیکن اگر وہ ایسا نہیں کرتے تو اُنھیں اپنے راستے پر چلنے دیں۔ شاید دُوسری جگہ پر وہ آگ سے بپتسمہ پائیں گے، جو آخری بپتسمہ ہوگا، وہ نہ صرف تکلیف دہ ہوگا بلکہ مستقل بھی ہوگا جو گھاس کی طرح تمام ناپاک مادے کو کھا جائے گا اور سب برائیوں کو بھسم کر دے گا۔''

رابرٹ پینے اپنی کتاب[3] میں گریگوری کے بارے میں لکھتا ہے:

''تمام آبائے کلیسیا میں وہ واحد شخص تھا جسے اُس کی موت کے بعد 'ماہرِ علمِ الٰہیات' کا خطاب دیا گیا۔ جو اُس وقت کے ایک رسول پتمس کے یوحنا کے لیے مخصوص تھا۔''

---

1. De Regula Fidei IV
2. Orat XXXIX, pg 19
3. The Fathers of the Eastern Church, pg.179

گریگوری کے ایک دوست باسل (جسے خانقاہی تحریک کے آبا کے طور پر جانا جاتا ہے) کا ایک بھائی تھا اُس کا نام بھی گریگوری تھا، وہ کپاڈوشیا (Cappadocia) کے ایک قصبے نیاسا (Nyassa) کا بشپ بن گیا۔اورغین کے بعد اِس گریگوری نے عالمی بحالی کے متعلق تحریروں کا ایک بہت بڑا خزانہ چھوڑا ہے۔ ا۔کرنتھیوں ۱۵: ۲۸ پر اُس کی تفسیر میں جہاں لکھا ہے کہ سب کچھ اُس کے تابع ہو جائے گا اور"سب میں خُدا ہی سب کچھ ہوگا"، وہاں وہ اپنی رائے کو یوں قلم بند کرتا ہے:

"لہٰذا میں اِس سوال سے آغاز کرتا ہوں کہ اِس عبارت میں وہ سچائی کیا ہے جسے مقدس رسول بتانا چاہتا ہے؟ یہ وہی بات ہے جسے رسول بیان کرنا چاہتا ہے کہ بدی اپنے مقررہ وقت پر ختم ہو جائے گی اور یہ موجودات کے دائرہِ اختیار سے بالکل غائب ہو جائے گی۔ نیکی اور اچھائی ہر ایک تخلیق کو اپنے اندر سمیٹ لے گی، خُدا کی بنائی گئی کوئی مخلوقات بھی اُس کی بادشاہی کو حاصل کرنے میں ناکام نہیں ہوگی۔ جو برائی ابھی ہمیں اپنے اردگرد نظر آتی ہے وہ دھات کی طرح شعلوں سے پگھل کر بھسم ہو جائے گی۔ پھر ہر وہ چیز جو خُدا نے تخلیق کی ہے وہ اُس حالت میں آ جائے گی جیسی وہ ابتدا میں تھی جب اِس میں بدی کی کسی طرح کی آمیزش نہیں تھی۔"

اِس جملے "سب میں خُدا ہی سب کچھ" پر بات کرتے ہوئے وہ خاص طور پر کہتا ہے کہ، "یقیناً خُدا تب ہی کسی چیز میں ہوگا جب اُس میں بدی نہیں ہوگی۔ کیوں کہ خُدا وہاں ہرگز نہیں رہ سکتا جہاں پر بدی ہوتی ہے۔"

رابرٹ پینے (Robert Payne) اپنی کتاب[1] میں اِس گریگوری کے بارے میں لکھتا ہے:

"تین کپاڈوشین (Cappadocian) آبائے کلیسیا میں، نیاسا کے گریگوری ہمارے سب سے قریب تھے وہ عاجز، لطیف اور اپنے کام سے نہایت وفادار تھے۔ وہ اجنبی، سادہ، خوش، منکسرالمزاج، ذہین اور خوفِ خُدا میں رہنے والے اور فرشتوں کی مانند تھے۔ ۔۔۔مشرقی مسیحیت میں اُس کی کیٹیکیزم (Catechism) اورغین کے ابتدائی اصولوں کے فوراً بعد آئی ۔۔۔۔یہ دو بنیادی، قریب تر، حیران کن، قابلِ فہم اور حتمی کام

1.The Fathers of the Eastern Church, pg.168,169

تھے۔ اتھناسیس سوچ بچار کرنے والا، باسل سخت راہنما، نازینزس دکھی گلوکار تھا، یوں نیاسا کے گریگوری پر ساری ذمہ داری ڈال دی گئی کہ وہ مسیح کو خوش کرنے والا آدمی بنے۔ اُس کی موت کے چار ہزار سال بعد ۷۸۷ء میں ہونے والی ساتویں جنرل کونسل میں کلیسیا کے بزرگوں نے اُسے وہ خطاب دیا جو اُن کے خیال میں دُوسرے تمام القابات سے اعلیٰ ہے، اُسے 'باپوں کا باپ' کہا گیا۔''

باب ۴

بڑھتاہوا تنازعہ

اگر چہ اورغین تیسری اور چوتھی صدی کے سب سے بااثر ماہرِعلمِ الٰہیات میں سے ایک تھا،لیکن یہ فطری بات ہے کہ اُس کے بہت سے دشمن بھی تھے جنھوں نے اُس کی متعدد تعلیمات کی مخالفت کی۔ یقیناً جب کوئی شخص بائبل کے مختلف عنوانات پر بات کرتا ہے تو لازمی کچھ ایسے لوگ ہوں گے جو اُس کے بیان کیے گئے نئے عنوانات کی مخالفت کریں گے۔

چارلس میرل سمتھ (Charles Merril Smith) اپنی کتاب[1] میں مسیحی خدام کو نصیحت کرتا ہے کہ وہ عقائد کی تعلیم دینے سے گریز کریں، کیوں کہ یہ محض لوگوں اور کلیسیا میں تفرقے اور مسلسل نفاق ڈال رہی ہیں۔ بہت سے لوگوں نے اِس نصیحت پر عمل کیا اور اِس کے نتیجہ میں کلام کی علمی قدر میں بہت اضافہ ہوا۔ اِس کے برعکس میری رائے یہ ہے کہ بائبلی علم کے ساتھ ساتھ رُوح کے پھل کو بھی پروان چڑھایا جائے، کیوں کہ سچائی کو قربان کیے بغیر یہ اتحاد کا حقیقی راستہ ہے۔ قطعِ نظر اِس کے کہ غصیلے اور کینہ پرور لوگوں کو کتنا سکھایا گیا؛ اُنھوں نے ہمیشہ طاقت کے ذریعے اتحاد کو مسلط کرنا چاہا۔ جب کہ مسیحی لوگ اُس اتحاد کو محبت، مہربانی اور عاجزی سے حاصل کرتے ہیں۔

چوتھی صدی اختتام کو پہنچی اور اُس وقت کے عظیم علما جو عالمگیر کفارہ کی تعلیم دیتے تھے مر گئے۔ افسوس سے کہنا پڑتا ہے کہ بہت سے مسیحی بشپوں نے رُوح کے پھل پروان چڑھانے پر بہت کم توجہ دی اور پیسے اور طاقت کے حصول کے لیے زیادہ وقت دیا۔ چوتھی صدی کے بیشتر حصہ میں اِس آرین تنازعہ کے متعلق کہ ''آیا مسیح ایک تخلیق شدہ ہستی تھا کہ نہیں''، بہت سی چرچ کونسلز کا انعقاد کیا گیا جس میں نفسانی استدلال سے سچائی اور بدعت کا فیصلہ کرنے کی کوشش کی گئی۔ بدعتیوں کے ساتھ اتنا ہی برا سلوک کیا گیا جتنا رومی شہنشاہوں نے ایذا رسانی کے عروج کے زمانہ میں مسیحیوں کے ساتھ کیا۔

قسطنطنیہ کے بشپ عظیم گریگوری نازینزن (Gregory Nazianzen) جسے ''ماہرِ علمِ الٰہیات'' کہا جاتا تھا اُس کی رائے بالو کی کتاب[2] میں درج کی گئی ہے:

---

1. How to be a Bishop without Being Religious
2. History of universalism, pg 178,179

''اُس نے عقائدی نکات کے متعلق کٹرپن اور تعصب کی مذمت کی ۔اُس نے دلیرانہ طور پر بیان کیا کہ اِس زمانے کے خدام حریص، جھگڑالو، اوباش اور بے اصول ہیں ۔اُس نے کہا کہ مجھے ڈر ہے کہ لگا تار منعقد ہونے والی کونسلیں کلیسیا کے امن کو تباہ کر رہی ہیں، کیوں کہ اِن کا انجام خوش گوار نہیں ہو رہا، اور یہ تنازعہ کو کم کرنے کی بجائے بڑھا رہی ہیں۔''

اِس گریگوری کا انتقال ۳۹۰ء میں ہوا۔ دُوسرا گریگوری (باسل کا بھائی) جو نیاسا کا بشپ تھا وہ ۳۹۴ء یا ۳۹۵ء میں ساٹھ سال کی عمر میں فوت ہوا۔ نابینا ڈیڈیمس (Didymus) جو پانچ سال کی عمر میں نابینا ہو گیا تھا، اِس کے باوجود اُسے اسکندریہ کے عظیم کیٹیکیٹیکل (Catechetical) سکول کا صدر بنا دیا گیا (ایک صدی قبل اِسی عہدے پر اوریگین بھی رہا)، وہ نوے سال کی عمر میں تقریباً ۳۹۵ء میں انتقال کر گیا۔ بوسٹرا کا بشپ ططس کچھ ہی عرصہ پہلے وفات پا چکا تھا۔

اُن دنوں کلیسیا میں کچھ نئے اُبھرتے ہوئے ستارے نمودار ہو رہے تھے۔ جیروم جو بیت لحم کا بشپ تھا وہ ایک قابل ماہرِ لسانیات، کلامِ مقدس اور خطوط کا مترجم تھا۔ کریسسٹوم کا یوحنا (John Crysostom) خوش تقریر اور قسطنطنیہ کا بشپ تھا وہ ۴۰۷ء تک زندہ رہا۔ اور آخر کار مغرب میں آگسٹین نے مانویت (Manicheanism) سے مسیحیت کو قبول کر لیا اور جلد ہی شمالی افریقہ میں کارتھیج کے قریب ہپو کا بشپ مقرر ہو گیا۔ وہ ۴۳۰ء تک زندہ رہا۔

چوتھی صدی میں آریوسیوں (آریوس/Arius کے پیروکار) کے اخراج کے ساتھ ہی جو تثلیث کا انکار کرتے تھے، اب کلیسیا کے پاس وقت تھا کہ وہ دُوسری بدعات کو زیر کرنے کے لیے تحقیق کرے۔ بالکل جدید جنگوں کی طرح جو چھوٹی چھوٹی باتوں سے شروع ہوتی ہیں اور بڑھتے بڑھتے اپنے بہت سے حامیوں کو اِس میں شامل کر لیتی ہیں۔ عالمگیریت کا تنازعہ بھی اُسی طرح ۳۹۱ء میں چھوٹی سطح سے شروع ہوا۔

اُسی سال اپی فینیئس (Epiphanius) جو قبرص کا بشپ تھا اُس نے یروشلیم کا دورہ کیا جہاں یوحنا بشپ کے عہدہ پر فائض تھا۔ یوحنا اوریگین کا مداح تھا، لیکن اپی فینیئس نے اوریگین کی تعلیم کی بہت مخالفت کی۔ یوحنا نے اُسے یروشلیم میں خطاب کرنے کی دعوت دی۔ تاہم اُس نے اِس موقع کو اوریگین کی تعلیمات کی مخالفت کرنے کے لیے استعمال کیا اور یوحنا کو اِس بات پر ملامت کی کہ اُس نے اِس بدعت کو پروان چڑھنے کی

اجازت دی۔ جب اِس طرح کی تعلیمات کا سلسلہ جاری رہا تو یوحنا نے اپنے آرچ ڈیکن کو پوری کلیسیا کے سامنے التجا کرنے کے لیے بھیجا کہ وہ اِس سے باز رہیں۔ اِس ملاقات کے بعد تلخ مباحث جاری رہے، اِن مباحث کا مرکز اورغین کی یہ تعلیم تھی کہ ''قیامت جسمانی نہیں ہوگی''۔

کچھ سال بعد اپی فینیئس دوبارہ یروشلیم میں آیا، لیکن وہ مغرب میں بیس میل دور ایک خانقاہ میں رہا۔ اُس وقت جیروم کا بھائی پالینینس (Paulinianus) کام کے لیے بیت لحم میں آیا ہوا تھا۔ اپی فینیئس نے اُسے گرفتار کرنے، باندھنے اور زبان بند رکھنے کا حکم دیا، اور پھر اُسے زبردستی ڈیکن مقرر کر دیا۔ یہ ایک ایسا عمل تھا جس کی اِس سے پہلے کوئی نظیر نہ تھی۔

اپی فینیئس اپنے دائرۂ اختیار سے تجاوز کر رہا تھا اور یہ بات یوحنا کے لیے نہایت ناگوار تھی، اُس نے غصے میں شکایت کی کہ اپی فینیئس نے دستور سے انحراف کیا ہے۔ یہ اُسی طرح کی شکایت تھی جو اسکندریہ کے بشپ ڈیمیٹریس نے اُس وقت کی جب قیصریہ کے بشپوں نے اورغین کو مخصوص کیا۔ یوحنا نے تمام کلیسیاؤں کو شکایتی خطوط لکھنے کی دھمکی دی، یہ خبر اپی فینیئس کے کانوں تک بھی پہنچ گئی، جو اُس وقت تک قبرص واپس آ چکا تھا۔

اپی فینیئس نے یوحنا کی شکایت کی تردید کی کہ وہ دستور سے انحراف کے متعلق نہیں تھی بلکہ اورغین کی تعلیم کے تنازعہ سے متعلق تھی۔ اُس نے ۳۹۴ء میں پہلی بار عالمگیریت کے متعلق تنقیص شائع کی جو ہمارے پاس دستاویزی صورت میں موجود ہے۔ بالو اِس کے بارے میں لکھتا ہے[1]:

> ''ہم کہہ چکے ہیں کہ یہ حوالہ عالمگیر کفارہ کے عقیدے کے خلاف سب سے قدیم اعتراض ہے، تاہم، ہمیں لازماً اِس پر غور کرنا چاہیے، جہاں تک اِس اعتراض کا تعلق ہے، جیسے قاری اِسے سمجھ سکتا ہے اِس عقیدے کا تعلق تمام نسلِ انسانی کی نجات سے نہیں بلکہ شیطان کی رہائی سے متعلق ہے۔''

اپی فینیئس نے اپنا خط نہ صرف یوحنا کو بھیجا بلکہ فلسطین کے دُوسرے بشپوں کو بھی بھیجا، اِس خط نے اُن کو دو دھڑوں میں تقسیم کر دیا۔ شاید اِس خط کا سب سے اہم نتیجہ یہ تھا کہ بیت لحم کے جیروم نے اپی فینیئس کا ساتھ دیا۔ اگرچہ اُس وقت تک وہ واضح طور پر افسیوں کے خط کی اپنی تفسیر اور دُوسری تحریرات میں عالمگیر کفارہ کے بارے میں تعلیم دے چکا تھا۔ تاہم، جیروم اپنے بھائی پالینینس (Paulinianus) کے تقرر کی حمایت کرنا

---

1. History of Universalism, pg 215

چاہتا تھا جسے اپنی فینیئس نے (زبردستی) مقرر کیا تھا۔ چناں چہ اُس نے یروشلیم کے یوحنا کی رفاقت سے کنارہ کشی کر لی، درحقیقت اُس نے اپنی فینیئس کے خط کا لاطینی میں ترجمہ کیا تاکہ زیادہ سے زیادہ لوگ اُسے پڑھ سکیں۔

اِس کام کے نتیجہ میں جیروم کی اپنے ایک دیرینہ دوست روفینس سے جو ایک عالم تھا مخالفت شروع ہو گئی، جس کے ساتھ اُس نے قسطنطنیہ میں گریگوری نازینزن اور اسکندریہ کے نابینا ڈیڈیمس کی سرپرستی میں اورغین کی تعلیمات کا مطالعہ کیا تھا۔ یوں اورغین کی تعلیمات کے متعلق تنازعہ وسیع ہوتا گیا۔

اِس تنازعہ کی خبر اسکندریہ میں پہنچے زیادہ دیر نہیں ہوئی تھی کہ وہاں اورغین کے ایک مداح ایسڈورس (Isidorus) نے فلسطین میں اپنے بھائیوں کو ایک حوصلہ افزا خط لکھا اور یوں وہ اِس تنازعہ میں شامل ہوا۔ اُس نے اپنے بشپ تھیفلس (Theophilus) کے خطوط لے کر یوحنا اور جیروم دونوں کو بھیجے۔ دو مہینوں کے بعد، تھیفلس خود فلسطین آیا تاکہ اِس تنازعہ میں اپنی رائے کی تائید میں اضافہ کر سکے اور فلسطین میں اپنے اثر و رسوخ کو بڑھا سکے۔

ایسڈورس جان گیا کہ بیت لحم میں لوگ اُس کے پرانے دوست اورغین کے خلاف ہو گئے ہیں، اِس لیے اُس نے یروشلیم کے یوحنا کا ساتھ دیا۔ تاہم، اُس وقت ماہرِ علم الٰہیات کے درمیان اورغین کی تعلیمات پر ہونے والے تنازعات کا مرکز ازلیت، تثلیث، بدن کی قیامت اور شیطان اور اُس کے فرشتوں کی نجات تھی۔

دریں اثنا، روفینس (Rufinus) اور جیروم نے آپس کے اختلافات مٹا کر مفاہمت کر لی، اور ایک دُوسرے کے خلاف بات کرنے سے باز رہنے کا عہد کر لیا۔ پھر روفینس روم چلا گیا جہاں اُس نے Origen's of Principles کا لاطینی میں ترجمہ کیا۔ اُس نے اورغین کے ایسے بیانات جو متنازعہ تھے اُن کو حذف یا تبدیل کرنے کا بھی ذمہ لیا، اُس نے بعد میں دعویٰ کیا کہ یہ بیانات بدعتیوں کی طرف سے اُس کی تحریرات میں شامل کیے گئے یا اُن کو مسخ کیا گیا۔

لیکن اُس نے اِس پر ہی اکتفا نہ کیا۔ اُس نے ایک بے نام ''صاحبِ کمال'' بھائی (جیروم) کی طرف بھی اشارہ کیا جو اورغین کا بہت بڑا مداح تھا، اُس نے اِس ترجمہ میں اُس کی اورغین کے خلاف مخالفت کی طرف بھی اشارہ کیا۔ یقیناً جیروم اُسے جواب دینے سے باز نہیں رہ سکتا تھا، جلد ہی یہ تنازعہ بدترین ہوتا گیا۔ دو عالم ایک عوامی رقابت میں ایک دُوسرے کے تضادات کی نشان دہی کر رہے تھے۔

کسی بھی چیز سے زیادہ جیروم اور روفینس کے اِس درمیانی اختلاف نے عوامی تنازعہ کو مسیحی کلیسیا میں بدترین لڑائی کی حد تک بڑھا دیا۔

باب ۵

عالمگیر کفارہ کا عقیدہ کس طرح بدعت بنا؟

جب اسکندریہ کا تھیفلس پہلی بار اورغین کے خلاف قائم کیے گئے تنازعہ کا حصہ بنا تو اُس نے یروشلیم کے یوحنا کی طرف داری کی۔ لیکن جیروم نے اُسے خوشامدی خطوط بھیجے جس کی وجہ سے جلد ہی اُس نے اپنی فینیئس کے لیے اُس کی حمایت حاصل کر لی۔ جیسے ہوسیع بالو نے لکھا[1]، ''لیکن جو ترغیب کسی طور پر بھی اثر نہ کر سکی، اُسے ذاتی مفاد اور انتقام نے بہت جلد پورا کر دیا۔''

تھیفلس پہلے ہی دریائے نیل کے کنارے ٹائیرین راہبوں کی صفوں کے اندورنی جھگڑے میں ملوث تھا۔ اُن میں سے زیادہ تر اورغین سے محبت رکھتے تھے، لیکن کچھ گروہ اُس سے نفرت کرتے تھے، وہ ایسا اِس لیے کرتے تھے کیوں کہ اُس نے اُن کے اِس نظریہ کی مخالفت کی کہ خُدا کا بدن ایک انسان کی طرح ہے۔ وہ جلد ہی آگ بگولہ ہو گئے جب تھیفلس نے ایک مقالہ لکھا جس میں اُس نے اورغین سے اتفاق کیا کہ خُدا رُوح ہے اور اُس کا بدن نہیں ہے۔ یہ ''تجسمیت'' (عقیدہ بشر پیکری) کے ماننے والے تھیفلس کو مارنے کے ارادہ سے اسکندریہ گئے، لیکن تھیفلس نے اُن کو دھوکے سے یہ بات سوچنے پر مجبور کر دیا کہ ''اُس نے نور دیکھا ہے'' اور وہ اُن کے ساتھ متفق ہے۔ یہاں تک کہ اُس نے اورغین کے کام کی مخالفت کرنے کا بھی وعدہ کیا۔ وہ اُس کی اِن باتوں سے مطمئن ہو گئے اور واپس اپنے صحرائی مسکنوں میں آ گئے۔

دریں اثنا، بوڑھا اسیڈورس جو اسکندری کلیسیا کے خیرات خانے کا نگران تھا، وہ تھیفلس کے عقیدہ کی اِس اچانک تبدیلی کو درگزر کرنے سے انکاری ہو گیا۔ اُسی دوران ایک امیر بیوہ نے اسیڈورس کو اِس شرط پر ایک بہت بڑی رقم عطیہ دی کہ تھیفلس کو اِس عطیہ کے بارے میں نہیں بتایا جائے گا۔ وہ چاہتی تھی کہ یہ رقم تھیفلس کے تعمیراتی کاموں کی بجائے غریب عورتوں کی ضرورتوں کو پورا کرنے کے لیے استعمال کی جائے۔

بہت جلد تھیفلس کو اِس بارے میں پتا چل گیا اور وہ طیش میں آ گیا۔ اُس نے اسیڈورس پر جھوٹے الزامات لگا کر اُسے ملک بدر کر دیا۔ اسیڈورس ٹائٹرین راہبوں کے پاس پناہ کے لیے چلا گیا جو اورغین کے عقائد کے ماننے والے تھے اور جن کا ایمان تھا کہ خُدا رُوح ہے (یوحنا ۴: ۲۴)۔ اِس کے بعد تھیفلس نے اُن راہبوں پر حملہ کرنے کے لیے فوج بھیجی جنہوں نے اسیڈورس کو اُن کے حوالے کرنے سے انکار کیا اُن فوجیوں

---

1. History of universalism, pg 226

نے اُن کے راہب خانوں کو آگ لگا دی اور اُن پر تشدد کیا۔ اِس سے اسکندریہ کے اُن مسیحیوں میں شدید غم و غصے اور خوف کی فضا پیدا ہوگئی کیوں کہ وہ راہبوں کو مقدس لوگ جانتے تھے اور اُن کی بہت عزت کرتے تھے۔ اورغین کے چاہنے والے فوراً ظالم بشپ کے دائرہِ اختیار سے بھاگ گئے، اُن میں سے زیادہ تر یروشلیم کے شمال کی جانب ستر میل دور سکیتھافلس (Scythopolis) کی طرف چلے گئے۔

چوں کہ اسیڈورس اورغین کا بہت بڑا چاہنے والا تھا، اِس لیے تھیفلس نے اِس تنازعہ میں جیروم اور اپی فینیئس کے بشپوں کی سنڈ کو بلایا اور پہلا سرکاری حکم نامہ جاری کیا گیا جس میں اورغین اور اُس کے کاموں کی مذمت کی گئی۔ یہ ۳۹۹ء میں ہوا۔ ہوسیع بالو اِس بارے میں لکھتا[1] ہے،

> ''اُن فیصلہ کن اقدامات پر تھیفلس، اپی فینیئس اور جیروم کی باہمی مبارک بادیں بہت شان دار تھیں۔ اُنھوں نے اپنے مبالغہ آمیز خطوط کے ذریعے ایک دُوسرے کو بتایا کہ اورغینی تعلیمات کا سانپ انجیلی تلوار سے کاٹ دیا گیا ہے اور عمالیقی لشکر تباہ و برباد ہو گیا ہے، اور اسکندریہ کی کلیسیا کے مذبحوں پر صلیب کا جھنڈا نصب کر دیا گیا ہے۔ تھیفلس نے روم، قبرص اور قسطنطنیہ میں خطوط بھیجے اور اپنے سابقہ فیصلوں کے بارے میں اُن کو آگاہ کیا اور اُن بشپوں کو ترغیب دی کہ وہ بھی اِس مثال کی پیروی کریں۔ چناں چہ نیا پوپ عناسطاسیوس (Anastasius) جو روم میں سیریسیس (Siricius) کا جانشین تھا، اُس نے فوراً شہر میں جیروم کے کچھ رفقاء کو خوش کرنے کے لیے ایک حکم نامہ (۴۰۰ء) جاری کیا جو پورے مغرب کو موصول ہوا، جس میں اورغین کے کاموں کی مذمت کی گئی۔ اِس کے فوراً بعد اپی فینیئس نے قبرص میں اپنے بشپوں کی ایک کونسل بلائی اور اُنھیں یہی حکم پہنچا دیا۔''

جو بات شاید سب سے زیادہ قابل ذکر ہے وہ یہ ہے کہ اُن تمام فیصلوں سے اورغین کی حد درجہ مخالفت کی گئی۔ اُس کی بہت سی تعلیمات کو تنقید کا نشانہ بنایا گیا جس میں اُس کی یہ تعلیم بھی شامل ہے کہ شیطان کو بھی آخر میں بچا لیا جائے گا، لیکن اُس کے عالمگیر کفارہ کی تعلیم پر بالکل تنقید نہ کی گئی۔ اُس وقت کلیسیا میں بہت سے ایسے لوگ تھے جنہوں نے عالمگیر کفارہ کی تعلیم کی منادی کو جاری رکھا اور اورغین کے مخالف گروہوں کی طرف

---

1. History of Universalism, pg 230

سے اُنھیں کسی قسم کی تنقید کا سامنا نہ کرنا پڑا۔

یہاں تک کہ یروشلیم کے یوحنا کو تھیفلس نے خوف زدہ کیا اور اُسے اِس بات پر قائل کیا کہ سب کے اندر ایک مکاشفہ ہوتا ہے اور ہر ایک میں ایک اچھائی کا پہلو ہوتا ہے ۔لیکن قسطنطنیہ کا ایک بشپ جان کریسٹم (John Crysostom) تھیفلس کا مخالف تھا۔

نائٹرین کے راہبوں میں سے اَسی (۸۰) راہب قسطنطنیہ میں جان کریسٹم سے استدعا کرنے گئے تو کریسٹم اُن راہبوں کی کہانی سن کر بہت سراسیمہ ہوا اور اُن کی دُکھی حالت دیکھ کر وہ آنسو بہانے لگا۔کلیسیا کے مورخین نے کلیسیائی تاریخ کے اِس ہولناک باب پر ضخیم کتابیں لکھ کر اِس کی پوری تفصیل فراہم کی ہے ۔ تھیفلس ، جان کریسٹم کو معزول کرنے اور اُس بزرگ ایمان دار کو جلاوطن کرنے میں کامیاب ہو گیا اور وہ اُسے ۴۰۷ء میں اُس کی موت تک تنگ کرتا رہا۔جان کریسٹم کے خلاف لگائے گئے الزامات کا ترجمہ[1] جیروم نے بڑی خوشی سے کیا جو ''معقولیت اور صداقت کے تمام احساسات کو کھو بیٹھا۔''

تاہم ، اِن احکامات کی وجہ سے اب ہم یہ تصور کرتے ہیں کہ عالم گیر کفارہ بدعت ہے۔ہمیں سکھایا جاتا ہے کہ چرچ کے بے دین اور مختلف عہدوں پر فائز بد کردار لوگوں کے فیصلوں کو اُن کے کردار کے قطعِ نظر اُن کے عہدہ کی پاک دامنی کی وجہ سے تسلیم کر لیا جائے۔نہایت معذرت کے ساتھ میں ایسا نہیں کروں گا اور نہ ہی میں بے دین لوگوں کو توقیر دُوں گا اور نہ ہی اُن کو اجازت دُوں گا کہ وہ کلامِ مقدس کی تشریح کریں۔ پرانے عہد نامہ کے انبیا نے اپنے زمانے میں سردار کاہنوں کے ہاتھوں دکھ اُٹھایا، اور نئے عہد نامہ کی چند صدیاں بھی اِس سے مختلف نہیں تھیں۔

کلیسیائی بشپوں نے ۵۵۳ء میں پانچویں جنرل کونسل میں یہ ضروری سمجھا کہ اورغین کی تعلیمات کی مذمت کی جائے ، اِس کونسل میں صرف ایک سو اڑتالیس (۱۴۸) بشپوں نے شرکت فرمائی۔تمام مخالفت کے باوجود اِس کونسل میں اورغین کے عالمگیر کفّارہ کے متعلق کچھ بھی نہ کہا گیا۔ یہ شہنشاہ جسٹنین (Justinian) (۵۲۷ء۔۵۶۵ء) پر چھوڑ دیا گیا کہ وہ Anathema IX میں اِس کی مذمت کرے، اُس کی ایک تحریر میں لکھا ہوا ہے:[2]

---

1. Hans von Compenhausen,The Fathers of the Latin Church, p.178
2. Anathema IX

''اگر کوئی یہ کہتا یا سوچتا ہے کہ شیاطین اور ناراست آدمیوں کی سزا عارضی ہے، اور ایک دن یہ ختم ہو جائے گی اور اُن کی بحالی ہو جائے گی تو اُسے پھٹکار دو۔''

ایسا لگتا ہے کہ یہ اندراج پہلا سرکاری حکم نامہ ہے جس میں سب آدمیوں کی بحالی کی مذمت کی گئی ہے، یہ کسی کلیسیا نے نہیں بلکہ کلیسیائی کونسل میں حصہ لینے والے ایک شہنشاہ نے کیا۔ ستم ظریفی یہ ہے کہ اِسی کونسل نے نیاسا کے گریگوری کی تعریف وتوصیف کی جو اِس بات پر بھی ایمان رکھتا تھا کہ سب لوگ اور فرشتے بھی بچ جائیں گے۔ کلیسیائی کونسل کے احکامات کا یہ ایک دوہرا معیار تھا۔

۶۹۲ ء میں ایک اور چرچ کونسل نے دوبارہ اورغین کی اِس تعلیم کی مذمت کی کہ شیطان کو آخر میں بچا لیا جائے گا۔ اُس وقت کے بعد کلیسیا ''تاریک دور'' میں داخل ہوگئی، جسے مورخین ''پوشیدہ جہالت کا سنہری دور'' کہتے ہیں۔ خُدا کے کلام کی روشنی اُس وقت تک دوبارہ نہ چمکی جب تک سولہویں صدی میں پروٹسٹنٹ اصلاح وقوع پذیر نہ ہوئی، اِس اصلاح کا زیادہ تر انحصار پرنٹنگ پریس کی ایجاد پر تھا جس کی وجہ سے صحائف عام آدمی تک پہنچے۔ نیز، مترجم جان وکلف کی کوششوں سے صحائف عام لوگوں کے پاس اُن کی اپنی زبان میں میسر آئے۔

کلامِ مقدس کی موجودہ حقانیت اور کچھ تاریخی حقائق کی روشنی میں یہ عظیم بحالی کیسے مسخ کر دی گئی، ہمارے پاس اُس سچائی کو دیکھنے کا موقع ہے جسے ابتدائی کلیسیا کے کچھ بے ایمانوں نے کئی صدیاں دفن کیے رکھا۔ پوپ جان پال دوم نے ۲۰۰۰ء میں پچھلی صدیوں میں اپنے کچھ پُرجوش ساتھیوں کے اعمال پر مبہم مگر رسمی معافی نامہ جاری کیا۔ کیا میں یہ رائے دے سکتا ہوں کہ کلیسیا کو بھی اپی فینیس، جیروم اور خاص طور پر اسکندریہ کے تھیفلس کے اعمال کے لیے معافی مانگنے کی ضرورت ہے؟

ہم میں سے جو لوگ عالمگیر کفارہ پر ایمان رکھتے ہیں اُن کے پاس ابتدائی کلیسیائی راہنماؤں کی تعلیمات میں بہت سی مثالیں موجود ہیں۔ اُن کی تعلیمات بے ایمان لوگوں کی سیاسی جدوجہد، حاسدین اور اُن سخت لوگوں کی وجہ سے ضائع ہوگئیں جو کلیسیا میں بشپ تھے، لیکن خُدا کی نظر میں وہ راست بشپ نہیں تھے۔ اگر آپ اُس دور کے بارے میں جاننا چاہتے ہیں تو آپ کلیسیائی تاریخ کا مطالعہ کریں مورخین نے اُس تاریخ کو بڑے واضح انداز میں لکھا ہے۔

کلیسیائی تاریخ اپنے آپ میں اِس تعلیم کو دُرست ثابت نہیں کرتی۔ لیکن یہ ہمیں بتاتی ہے کہ کیسے اِس

تعلیم کو مسخ کیا گیا اور کیوں کلیسیائی ماہرِ علم الٰہیات کی اکثریت نے بعد کے سالوں میں بنی نوع انسان کی اکثریت کے لیے اذیت ناک اور ابدی جہنم کے متبادل عقائد کی تعلیم دی۔ اِسی وجہ سے کلیسیائی تاریخ کی یہ مختصر تاریخ بہت مددگار ثابت ہوگی، کیوں کہ یہ عالمگیر کفارہ کی تعلیم کو اِس کے دُرست تناظر میں پیش کرتی ہے۔

مصنف کے بارے میں
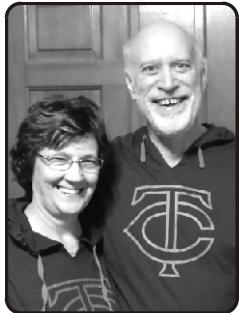
ڈاکٹر اسٹیفن جانز ۲۹ جنوری ۱۹۵۰ء کو امریکہ کی ریاست انڈیانا کے ایک شہر ماریون میں پیدا ہوئے۔ آپ کے والد تھامس نے سیمنری کی تربیت مکمل کرنے کے بعد جنوبی مینیسوٹا میں تین چرچز میں پاسبانی خدمات سرانجام دیں۔ تین سال کے بعد، آپ کا خاندان فلپائن میں خدمت کے لیے بہ طور مشنری چلا گیا۔ ۱۹۶۳ء میں وہ واپس مینیسوٹا آ گئے۔

اسٹیفن نے مینیسوٹا میں ہائی سکول کی تعلیم حاصل کی اور پھر سینٹ پال بائبل کالج میں دو سال کی تربیت کے لیے چلے گئے، وہاں آپ کی ملاقات اپنی بیوی ڈارلا (Darla) سے ہوئی۔ اِس کے بعد آپ مزید دو سالہ تربیت کے لیے یونی ورسٹی آف مینیسوٹا میں گئے وہاں آپ نے فلسفہ اور لاطینی اور یونانی ادب کا مطالعہ کیا۔ بعد ازاں آپ نے اپنی ماسٹر اور ڈاکٹریت کی ڈگریاں علمِ الٰہیات میں مینیسوٹا سکول آف تھیالوجی سے حاصل کیں۔

اسٹیفن اور ڈارلا کی شادی ۱۹۷۱ء میں ہوئی۔ اُن کی تین بیٹیاں اور تین بیٹے ہیں۔ آپ کی بیٹیاں شادی شدہ ہیں لیکن بیٹے ابھی غیر شادی شدہ ہیں۔ آپ کے سات پوتے اور پوتیاں اور ایک پرپوتی ہے۔

آپ ۱۹۷۵ء سے ۱۹۷۹ء تک بہ طور اسسٹنٹ پاسٹر اپنی خدمات سرانجام دیتے رہے۔ پھر

خُدا نے آپ کو بارہ سال کے لیے خدمت میں سے کلامِ خُدا کے عمیق مطالعہ کے لیے بلا لیا۔ اِس وقت کے دوران آپ نے رُوحانی جنگ اور شفاعت میں گہرا تجربہ حاصل کیا۔ ۱۹۹۳ء تک آپ اِس مطالعہ میں محو رہے۔

اپنی پہلی تین کتابیں ۱۹۷۵ء سے ۱۹۷۹ء کے دوران لکھیں، لیکن اُن کی زیادہ تر کتابیں ۱۹۹۳ء کے بعد لکھی گئیں۔ آپ نے ۲۰۰۸ء میں ایک بائبل سکول کا نصاب مرتب کرنے کے لیے بائبل مقدس کی مختلف کتابوں کی تفاسیر کا آغاز کیا۔ یہ منصوبہ ۲۰۲۱ء میں مکمل ہو گیا جب آپ نے یسعیاہ کی کتاب پر ایک تفسیر لکھ لی۔ اب آپ ایک بائبل سکول کو قائم کرنے کا منصوبہ بنا رہے ہیں جس میں مبشرین، اساتذہ اور پاسٹرز کی تربیت کی جائے۔

آپ سو سے زائد کتابیں لکھ چکے ہیں جو کلامِ مقدس کے اُس مکاشفہ کے مطابق تعلیم دیتی ہیں جو خُدا نے آپ پر ظاہر کیا۔ آپ کی کچھ کتابیں پندرہ سے زائد زبانوں میں ترجمہ ہو چکی ہیں۔ آپ بہت سے ممالک میں خُدا کے کلام کی تعلیم دے چکے ہیں جن میں کینیڈا، ہیٹی، ٹرینیڈیڈ، فلپائن، نیوزی لینڈ، آسٹریلیا اور جنوبی افریقہ شامل ہیں۔

مترجم کی ترجمہ شُدہ کُتب

۱۔ عورت کوالزام مت دوں
۲۔ روح القدس میں دُعا
۳۔ پاک دامن عورت
۴۔ استحکام
۵۔ اکیسویں صدی میں بچوں کی خدمت کی دوبارہ سے وضاحت
۶۔ ہمارا حیرت انگیز خُدا
۷۔ قوت سے بھریں
۸۔ تفہیم ولادت المسیح
۹۔ آئیوی کی مہم جوئی اور خُدا
۱۰۔ پاورکلبز تربیتی کتابچہ
۱۱۔ بچوں کو دُعا کرنے دیں
۱۲۔ مخلصی اور نجات
۱۳۔ رُوحانی جنگ
۱۴۔ دُعا اور روزہ
۱۵۔ ارشادِ اعظم
۱۶۔ مسیحی کردار
۱۷۔ عملی منادی
۱۹۔ تعارف مطالعہ بائبل
۲۰۔ ایک سے چالیس تک بائبلی اعداد کے معانی
۲۱۔ الٰہی محبت اور معافی
۲۲۔ خُدا کو جاننا
۲۳۔ سب چیزوں کی بحالی
۲۴۔ قیامت کا مقصد
۲۵۔ آمدِ ثانی کے قوانین
۲۶۔ ایمان کے سفر کی بیاض
۲۷۔ خُدا کی بادشاہی
۲۸۔ عالمگیر کفارہ کی مختصر تاریخ

مترجم کے بارے میں

آپ ۲۸ دسمبر ۱۹۸۴ء کو گوجرانوالہ کے ایک گاؤں آٹاوہ میں پیدا ہوئے۔ آپ نے ابتدائی تعلیم گورنمنٹ ہائی سکول آٹاوہ سے حاصل کی۔ میٹرک کرنے کے بعد پاکستان آرمی کے شعبہ الیکٹریکل مکینیکل انجینئرنگ (EME) میں بہ طور وہیکل مکینک شمولیت اختیار کی۔ پاکستان آرمی میں رہتے ہوئے اپنی پیشہ ورانہ خدمت کے ساتھ ساتھ اپنے تعلیمی سفر کو بھی جاری رکھا۔ وہاں رہتے ہوئے آپ نے ایف۔اے، بی۔اے، ایم۔اے (اُردو، تاریخ)، بی۔ایڈ، اور ایم۔ایڈ کی ڈگریاں مکمل کیں۔ ۲۰۲۲ء میں آپ نے یونی ورسٹی آف سیالکوٹ سے ایم فل کی ڈگری مکمل کی۔

۲۰۰۶ء میں آپ نے اپنے مسیحی تعلیم کے سفر کا آغاز کیا۔ آپ نے پاکستان بائبل کارسپانڈنس سکول سے انگریزی اور اُردو بائبل کورسز مکمل کیے، گوجرانوالہ تھیولاجیکل سیمنری (پریسبیٹرین سکول آف ڈسٹنٹ لرننگ) سے ڈپلومہ آف تھیالوجی، فیتھ تھیولاجیکل سیمنری گوجرانوالہ سے بی۔ٹی۔ایچ، ایم۔ڈیو، اور ڈاکٹر آف منسٹری کی ڈگریاں مکمل کیں۔ اس کے علاوہ آپ نے بچوں کی تربیت کا آن لائن کورس (SSCM) امریکہ سے مکمل کیا۔

مارچ ۲۰۲۰ء میں آپ کی خدمات کا اعتراف کرتے ہوئے امریکہ کے ایک بائبل کالج نے آپ کو ڈاکٹر آف ڈونٹی کی اعزازی ڈگری سے نوازا۔

آپ کلائمب انسٹیٹیوٹ پاکستان کے پریزیڈنٹ اور وننگ سولز سکول آف تھیالوجی کے پرنسپل کی خدمات بھی سرانجام دے رہے ہیں۔ جہاں پر پورے پاکستان سے طلبا و طالبات خط و کتابت کے ذریعے بائبل کی تعلیم حاصل کر رہے ہیں۔

آرمی میں رہتے ہوئے آپ نے جسمانی تربیت کا سرٹیفکیٹ (PACES) مکمل کیا۔ اِس کے علاوہ آپ نے نسٹ (NUST) یونی ورسٹی سے ملحق الیکٹریکل مکینیکل انجینئرنگ کالج اسلام آباد سے ٹینک الضرار (Al-Zarar) کی خصوصی تربیت حاصل کی۔

۲۰۰۵ء میں آرمی کی سروس کے دوران آپ کی زندگی میں ایک حادثہ پیش آیا جس کی وجہ سے آپ نے اپنی زندگی خُداوند کو دے دی۔ ۲۰۰۹ء میں آپ کی مخصوصیت بہ طور مبشر پاسٹر کنگ سلے (انگلینڈ) نے کی اور آپ نے اپنے خدمتی سفر کا آغاز کر دیا۔

۱۶ اکتوبر ۲۰۰۹ء میں آپ کی شادی اپنی خالہ زاد سے ڈسکہ میں ہوئی۔ آپ کی بیوی پیشہ کے لحاظ سے ڈاکٹر ہیں۔ خُدا نے آپ کو دو خوبصورت بیٹیوں (جینفر فیاض اور جیسیکا فیاض) اور ایک بیٹے ابرہام یشوع سے نوازا ہے۔

۲۰۱۲ء میں آپ نے وننگ سولز فار کرائسٹ منسٹریز کا آغاز کیا۔ ۲۰۱۵ء میں آپ نے آرمی کی سروس کو خیر باد کہہ کر کل وقتی خدمت کا فیصلہ کیا۔ اب آپ بائبل اور مسیحی لٹریچر کی مفت تقسیم، بائبل سکول، سنڈے سکول، تعلیم بالغاں برائے خواتین، فری میڈیکل کیمپ، مسیحی بچیوں کے لیے سلائی اور پارلر کی تربیت اور یتیم بچوں کے لیے مفت تعلیم جیسی خدمات سرانجام دے رہے ہیں۔

آپ دی گڈ شیپرڈ سکول کے پرنسپل ہیں۔ جہاں مسیحی بچوں کے لیے تعلیم و تربیت کا عمدہ بندوبست کیا جاتا ہے۔ یہاں مسیحی بچوں کو دُنیاوی تعلیم کے ساتھ ساتھ ٹھوس بائبلی تعلیم سے بھی لیس کیا جاتا ہے۔ آپ کی زندگی کا مقصد مسیحی قوم کے بچوں کو رُوحانی اور معاشرتی طور پر اپنے پاؤں پر کھڑا کرنا اور بالغ بنانا ہے۔

وننگ سولز فار کرائسٹ منسٹریز (رجسٹرڈ)

مریم صدیقہ ٹاؤن، چندا قلعہ، گوجرانوالہ 0300-7499529, 0346-2448983